

(1992)

سپریم کورٹ رپورٹس

232

10 مارچ 1961

از عدالت الاعظمیٰ

دی کمشنر آف ایکس پروفٹس ٹیکس، حیدرآباد

بنام

میسرس ایس۔ آر۔ وی۔ جی۔ پریس کمپنی، کرنول

(جے۔ ایل۔ کپور اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

اضافی منافع ٹیکس۔ سیلز ٹیکس۔ پیشگی عارضی ادائیگی، اگر قابل اجازت کٹوتی۔ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 (XV آف 1940)، قاعدہ 12، شیڈول 1۔

جواب دہندگان ان کے ذریعہ خریدی گئی اور ان کے بنانے کے عمل میں استعمال ہونے والی اشیاء پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ کے حقدار تھے۔ انہوں نے وہ نظام اپنایا تھا جو قانون کے تحت جائز تھا، پچھلے سال کے کاروبار کی بنیاد پر سیلز ٹیکس افسر کے ذریعہ عارضی طور پر طے شدہ سیلز ٹیکس کی ادائیگی، اس سال کے اصل کاروبار کی روشنی میں اکاؤنٹ کے سال کے آخر میں ذمہ داری کو آراستہ کیا جا رہا تھا، جس کے نتیجے میں، کچھ سالوں میں جواب دہندگان کو عارضی طور پر طے شدہ رقم سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے کا اندازہ لگایا گیا تھا، دوسروں میں انہوں نے عارضی تشخیص کے تحت ادا کیے گئے اضافی ٹیکس کی واپسی حاصل کی تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے اس نظام کو تسلیم کیا اور عارضی تشخیص کے تحت ادا کردہ سیلز ٹیکس کی کٹوتی کی اجازت دی۔ اضافی منافع ٹیکس افسر نے پچھلی مدتوں کے لیے اضافی منافع ٹیکس کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے میں حساب کا وہی طریقہ اپنایا تھا، لیکن قابل وصول بنانے کی مدت کے لیے، اس نے سیلز ٹیکس میں عارضی طور پر نکالی گئی ٹیکس کی پوری رقم کی کٹوتی کی اجازت نہیں دی، کیونکہ اس کے خیال میں یہ معقول اور ضروری خرچ نہیں تھا اور اس

طرح یہ قابل اجازت کٹوتی نہیں تھی۔

”سوال یہ تھا کہ کیا سیلز ٹیکس کی ادائیگیاں کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر معقول اور غیر ضروری تھیں اور اس کے نتیجے میں اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے قاعدہ 12 شیڈول 1 کے تحت کٹوتی نہیں کی جاسکتی۔

فرض کیا گیا کہ یہ فیصلہ کرنا اضافی منافع ٹیکس افسر کا کام ہے کہ آیا دعویٰ کی گئی کٹوتیاں کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول اور ضروری ہیں یا نہیں۔ لیکن اضافی منافع ٹیکس کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے میں اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے قاعدہ 12 شیڈول 1 کے تحت کٹوتی کی جانے والی اخراجات کی معقولیت اور ضرورت کا فیصلہ تجارتی استحقاق کی روشنی میں کیا جانا چاہیے، نہ کہ کسی قانونی غور و فکر پر۔ سیلز ٹیکس افسر کی طرف سے کی گئی تشخیص کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذمہ داری کے اطمینان میں کی جانے والی ادائیگیوں کو غیر معقول نہیں کہا جاسکتا۔ سیلز ٹیکس کی ادائیگی جیسا کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد کے لیے لازمی اور ضروری ہے، اسے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے شیڈول 1 کے اصول 12 کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سمجھا جانا چاہیے۔

ایم۔ پی۔ کماراوامی راجہ، (1955) میں سیلز ٹیکس کے 6 مقدمات 113 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 270 آف 1960۔

1955 کے کیس بحوالہ نمبر 4 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 21 فروری 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے کے این راجا گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے ایچ۔ جے۔ امریگر، تھیا گرا اور جی گوپال کرشنن۔

10 مارچ 1961 عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ تعین کنندگان ایک فرم ہیں جو کرنول میں مونگ پھلی کا تیل اور کیک بنانے کا کاروبار کرتی ہے۔ 1939 کے مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ IX کے تحت، تعین کنندگان ان کے ذریعہ خریدے گئے اور بنانے کے عمل میں استعمال ہونے والے سامان پر ادا کردہ سیلز ٹیکس کی چھوٹ کے حقدار تھے۔ تشخیص کرنے والوں نے دیوالی کے ساتھ ختم ہونے والے سماعت سال کے مطابق اپنے حساب کتاب کو برقرار رکھا۔ حساب کتاب کا نظام تجارتی اور نقدی کام کرب تھا۔ قرضے پر سامان کی خرید و فروخت کا حساب کتابوں میں صحیح طور پر درج کیا گیا تھا۔ اصل میں ٹیکس حکام کی طرف سے وصول کردہ سیلز ٹیکس ادائیگی کے وقت کاٹا گیا تھا اور اگر کوئی رقم واپس کی گئی تھی تو وصول ہونے پر جمع کر دی گئی تھی۔ تعین کنندگان نے اس نظام کو اپنایا تھا جسے اکاؤنٹ کے پچھلے سال کے کاروبار کے حساب سے ٹیکس ادا کرنے کے ایکٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا۔ اس نظام کے تحت، سیلز ٹیکس آفیسر کے ذریعہ ٹیکس کا عارضی طور پر پچھلے سال کے کاروبار کی بنیاد پر اندازہ لگایا جاتا تھا، اور اس کے بعد اس سال کے اصل کاروبار کی روشنی میں اکاؤنٹ کے سال کے آخر میں ذمہ داری کو پورا کیا جاتا تھا، اور تیل میں دبائے ہوئے گرمی دار میوے کے سلسلے میں چھوٹ کی اجازت ہے۔ سیلز ٹیکس حکام کی طرف سے کی گئی حتمی پورا کرنے کے نتیجے میں، کچھ سالوں میں تعین کنندگان کو عارضی طور پر طے شدہ رقم سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے کا اندازہ لگایا گیا اور دیگر میں انہوں نے عارضی تشخیص کے تحت ادا کیے گئے اضافی ٹیکس کی واپسی حاصل کی۔ مندرجہ ذیل ٹیبیلر اسٹیٹمنٹ سیلز ٹیکس کے سرکاری سال، سیلز ٹیکس حکام کی طرف سے کیے گئے عارضی مطالبات، حتمی مطالبات اور اس سلسلے میں کی گئی کو سلجھاؤ کو ظاہر کرتا ہے:

ختم شدہ سرکاری سال	عارضی مطالبہ	حتمی ڈیمانڈ	سلجھاؤ
31-3-1942	2,679	1,872	807
31-3-1943	3,046	2,863	183
31-3-1944	14,509	18,402	3,893
31-3-1945	47,276	20,037	27,239
31-3-1946	45,315	13,379	31,936

تشخیص سال 1946-47 کے لیے (18 اکتوبر 1944 سے 4 نومبر 1945 کے حساب کے سال کے مطابق)، ٹیکس دہندگان نے انکم ٹیکس کی اپنی تشخیص میں دعویٰ کیا کہ 49,633 روپے کٹوتی عارضی تشخیص کے تحت ادا کردہ سیلز ٹیکس کی رقم ہے 31-3-1945 ختم ہونے والے سال میں، ٹیکس دہندگان نے عارضی طور پر تشخیص شدہ سیلز ٹیکس کے طور پر 47,276 روپے ادا کیے تھے۔ انہوں نے اس سال بقایا سیلز ٹیکس کی مد میں پچھلے سال کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے 3,894 روپے بھی ادا کیے تھے۔ چھوٹ کے طور پر موصول ہونے والے 1,537 روپے کا کریڈٹ دینے کے بعد، عارضی تشخیص کے تحت سیلز ٹیکس کی کل ذمہ داری 49,633 روپے تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے اس دعوے کو قبول کر لیا، اور ٹیکس دہندگان کی قابل ٹیکس آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے اسے تشخیصی سال 1946-47 کی آمدنی سے کاٹ لیا۔ عارضی تشخیص کم چھوٹ کے تحت اصل میں ادا کردہ سیلز ٹیکس کی کٹوتی کی اجازت انکم ٹیکس افسر نے نہ صرف تشخیصی سال 1946-47 میں دی تھی بلکہ اس سے پہلے کے سالوں میں بھی دی گئی تھی۔ اضافی منافع ٹیکس افسر نے بھی 18 اکتوبر 1944 سے پہلے قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے لیے حساب کا یہی طریقہ اپنایا تھا، لیکن قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت 18 اکتوبر 1944 سے 4 نومبر 1945 کے لیے، اضافی منافع ٹیکس افسر نے سیلز ٹیکس میں ڈیٹ کیے گئے 47,276 روپے میں سے صرف 17,055 روپے کی اجازت دی جو اضافی منافع ٹیکس کی ذمہ داری کا حساب لگانے میں اس مدت کے لیے مناسب طور پر منسوب ہے۔ اضافی منافع ٹیکس افسر کے مطابق، عارضی تشخیص کے تحت ادا کی گئی اضافی رقم یعنی 30,221 روپے کو مد نظر نہیں رکھا جاسکا، کیونکہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے شیڈول 1 کے اصول 12 کے تحت، کاروبار کے لیے معقول اور ضروری رقم سے زیادہ خرچ قابل اجازت کٹوتی نہیں تھی۔ اضافی منافع ٹیکس افسر کے حکم کے خلاف اپیل میں ٹریبونل نے حکم کی توثیق کی۔ اضافی منافع ٹیکس افسر کے حکم کی توثیق کرنے والے ٹریبونل کے حکم کے خلاف، ٹیکس دہندگان نے درخواست دی اور ایک حکم حاصل کیا جس میں درج ذیل سوال کو آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ آف جوڈیکچر کو بھیجا گیا۔

"کیا ٹریبونل کے پاس یہ فیصلہ کرنے کے لیے مواد موجود ہیں کہ 30,221 روپے کی مذکورہ سیلز ٹیکس کی ادائیگیاں کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر معقول اور غیر ضروری تھیں اور اس کے نتیجے میں اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے شیڈول 1 کے اصول 12 کے تحت کٹوتی نہیں کی جاسکتی تھی؟

ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب منفی میں دیا اور ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف، اس اپیل کو اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 21 کے ساتھ پڑھنے والے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 166 (اے 92) اور

(3) کے تحت اجازت کے ساتھ ترجیح دی جاتی ہے۔

یہ واضح ہے کہ ٹیکس دہندگان نے اس طریقہ کار کو تبدیل نہیں کیا تھا جس کے مطابق ان کے کھاتے برقرار رکھے گئے تھے۔ سال بہ سال، وہ پچھلے سال کے کاروبار پر سیلز ٹیکس افسر کے ذریعہ عارضی طور پر ٹیکس ادا کر رہے تھے، بشرطیکہ اکاؤنٹ کے سال کے اختتام پر پورا ہو۔ عارضی تشخیص کے تحت ٹیکس کی ادائیگی کا یہ نظام ٹیکس کی ذمہ داری سے بچنے کے لیے نہیں اپنایا گیا تھا۔ نہ ہی ٹیکس دہندگان کی طرف سے جان بوجھ کر کسی طرح کی عدم فعالیت کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کو رقم واپس کرنے کے حکم کی وصولی میں تاخیر ہوئی۔ یہ نہیں پایا گیا کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی منسوخی کے پیش نظر بڑھا ہوا ریٹن پر اضافی ٹیکس ادا کیا گیا تھا۔ ٹیکس دہندگان نے سہولت کی وجوہات کی بناء پر اپنایا، کیونکہ وہ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت حقدار تھے، جو پچھلے سال کے کاروبار کی بنیاد پر عارضی تشخیص پر ٹیکس کی ادائیگی کا ایک نظام ہے جو سال کے آخر میں حتمی پورا منٹ سے مشروط ہے۔ ٹیکس دہندگان عارضی تشخیص پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کے نظام کا انتخاب کر سکتے ہیں، لیکن ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری اس وجہ سے عائد کی گئی تھی جو رضا کارانہ طور پر نہیں کی گئی تھی۔ اس نظام سے کاروبار کو کوئی براہ راست فائدہ نہیں ہوا اور ماضی کے تناظر میں فیصلہ دیا گیا، اس نے بلاشبہ قابل ٹیکس آمدنی کو کم کر دیا؛ لیکن اگر دوسرے لحاظ سے ادائیگی کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول اور ضروری تھی، تو اسے ٹیکس دہندگان کی اضافی منافع ٹیکس کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے میں نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ اضافی منافع ٹیکس قانون کے شیڈول 1 کے اصول 12 کے مطابق، یہ فراہم کیا گیا ہے کہ "کسی بھی قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے منافع کی گنتی میں، اس رقم سے زیادہ اخراجات کے سلسلے میں کسی کٹوتی کی اجازت نہیں ہوگی جسے اضافی منافع ٹیکس افسر کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول اور ضروری سمجھتا ہے۔"

یہ فیصلہ کرنا اضافی منافع ٹیکس افسر کا کام ہے کہ آیا دعویٰ کی گئی کٹوتیاں کاروبار کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے معقول اور ضروری ہیں یا نہیں۔ لیکن اضافی منافع ٹیکس کی ذمہ داری کا اندازہ لگانے میں کٹوائے جانے والے اخراجات کی معقولیت اور ضرورت کا فیصلہ تجارتی سہولت کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ ٹیکس دہندگان کی طرف سے کی جانے والی ادائیگیاں قانونی طور پر عائد کردہ ذمہ داری کو نبھانے کے لیے تھیں اور کاروبار کے مناسب انعقاد کے لیے ضروری تھیں۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10 کے مطابق، ٹیکس دہندگان ٹیکس ادا کرنے کے لیے تشخیص کے نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے 15 دن کے اندر پابند تھے اور نادہندہ صورت میں، رقم اس طرح وصول کی جاسکتی تھی جیسے کہ یہ زمین کے

محصولات کا بقایا ہو۔ ایک بار پھر، دفعہ 15 کے تحت، اگر ٹیکس دہندگان ایکٹ کی دفعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ریٹرن جمع کرنے میں ناکام رہے یا مقررہ وقت کے اندر ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہے تو وہ سزا کے ذمہ دار تھے۔ سیلز ٹیکس افسر کی طرف سے کی گئی تشخیص کی وجہ سے پیدا ہونے والی ذمہ داری کے اطمینان میں کی جانے والی ادائیگیوں کو غیر معقول نہیں کہا جاسکتا۔ سیلز ٹیکس کی ادائیگی جیسا کہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کاروبار کو جاری رکھنے کے مقصد کے لیے لازمی اور ضروری ہے، ہماری رائے میں اسے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے شیڈول 1 کے اصول 12 کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سمجھا جانا چاہیے۔

اضافی منافع ٹیکس افسر، ہماری رائے میں، یہ سوچ کر غلطی پر تھا کہ ادا کیا گیا ٹیکس کاروبار کی ضروریات سے زیادہ تھا۔ ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ ٹریبونل نے یہ موقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ قابل وصول اکاؤنٹنگ مدت کے دوران اصل کاروبار سے منسوب صرف ٹیکس کی کٹوتی کرنے کی کوشش کر کے، اضافی منافع ٹیکس افسر اکاؤنٹنگ کے طریقہ کار میں خلل ڈالنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا جس کی پیروی ٹیکس دہندگان نے کی تھی اور ٹیکس لگانے والے حکام نے اسے کئی سالوں تک قبول کیا تھا۔ کمشنر کے وکیل نے پیش کیا کہ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کے تحت تیار کردہ پیشگی عارضی تشخیص اور ٹیکس کے لیوی سے متعلق قواعد ایکٹ کی دفعات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے اور ٹیکس دہندگان کو یہ دلیل اٹھانی چاہیے تھی اور عارضی تشخیص پر ٹیکس ادا کرنے سے پہلے عدالت سے فیصلہ حاصل کرنا چاہیے تھا اور ایسا نہ کرنے کے بعد کی گئی ادائیگیوں کو معقول یا ضروری نہیں سمجھا جاسکتا۔ وکیل کا کہنا ہے کہ ایم پی کمار سوامی راجہ ((1955) 6 سیلز ٹیکس کیسز 113)) میں مدراس ہائی کورٹ نے عارضی تشخیص پر ٹیکس کی اس اسکیم کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ لیکن اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے قاعدہ 12 شیڈول 1 کے تحت ادائیگیوں کی معقولیت یا ضرورت کا تعین اس روشنی میں کیا جانا چاہیے جسے تجارتی طور پر مناسب سمجھا جاسکتا ہے نہ کہ کسی قانونی تحفظات پر۔ کسی تاجر سے یہ توقع نہیں کی جائے گی کہ وہ کسی ٹیکس کے سلسلے میں قانونی چارہ جوئی شروع کرے جو ریاست کی مقننہ اس بنیاد پر عائد کرنے کی مجاز تھی کہ ٹیکس کی ذمہ داری کی گنتی کے لیے وضع کیا گیا طریقہ الطراویر تھا۔ ٹیکس کا مناسب اندازہ لگایا گیا اور اس کی ادائیگی کی گئی، اور معقولیت اور ضرورت کا فیصلہ اس وقت کے موجودہ حالات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے نہ کہ بعد میں ہونے والی پیش رفت کی روشنی میں۔ یہ بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ چونکہ مدراس ہائی کورٹ کے کمار سوامی راجہ کے معاملے ((1955) 6

سیلز ٹیکس مقدمات (118) میں فیصلے کے بعد سے، مدراس مقننہ نے 1955 کے مدراس جنرل سیلز ٹیکس ترمیم ایکٹ VIII کے ذریعے اس محصولات کی توثیق کی۔ اس ایکٹ کی وجہ سے، عارضی طور پر کیے گئے تخمینوں اور ٹیکس کے محصولات کو ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے درمیان کسی بھی ابتدائی عدم مطابقت کے باوجود درست سمجھا جانا تھا۔ اس بات کی بھی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ ایسا کوئی سوال ہائی کورٹ کو نہیں بھیجا گیا تھا اور اس سوال پر ہائی کورٹ میں کوئی دلیل بھی نہیں اٹھائی گئی تھی۔ ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ نے اس سوال کا منفی جواب دینا درست تھا۔

اس لئے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔